سوال

شاخت(6)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرقہ ناجیہ کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں اور کیا ان خصوصیات میں کمی سے انسان فرقہ ناجیہ سے خارج ہو جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موصیات میں سب سے اہم چیز عقیدہ، عبادت، اخلاق اور معاملات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے ساتھ وابستگی اختیار کرنا ہے۔ ان چاروں امور میں فرقہ ناجیہ کا عمل دوسرے لوگوں سے نمایاں ہے۔ مثلاً عقیدہ کے حوالہ سے آپ دیکھیں گے کہ توحید خالص کے باب میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت،

کھیں گے کہ عبادات کی تمام اقسام، صفات، ان کی مقدار، اوقات، مقامات اور اسباب وغیرہ کے لحاظ سے ان کی مکمل وابستگی اس طریقے کے مطابق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین میں بدعات کو ایجاد نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سا

کریں گے کہ حسن اخلاق میں یہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں امتیازی شان رکھتے ہیں، مثلاً: مسلمانوں کی ہمدردی وخیر خواہی، انبساط قلب وانشراح صدر، خندہ پیشانی ونرم خوئی، شیریں کلامی، جود وسخا، شجاعت وبسالت یہ اور اس نوع کے دیگر مکارم ومحاسن اخلاق میں ان کے قدم دوسرے لوگوں سے بہت

ت میں بھی آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگوں کے ساتھ راست بازی کا معاملہ کرتے ہیں اور خرید وفروخت کے وقت ہر بات کو بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُورِکَ لَہُمَا فِی بَیْعِہِمَا، وَاِنْ کَذَبَا وَکَتَمَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِہِمَا)) صحیح البخاری، البیوع، باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا، ح: ۲۰۷۹ و صحیح مسلم، البیوع، باب الصدق فی البیع والبیان، ح: ۱۵۳۲)

سے دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، اگر دونوں سچ بولیں اور (عیب کو) بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت پیدا کر دی جائے گی اور اگر دونوں جھوٹ بولیں اور (عیب کو) چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت کو ختم کر دیا جائے گا۔''

، میں کمی انسان کو فرقہ ناجیہ سے خارج نہیں کرتی، البتہ لوگوں کے درجات ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔ ہاں! توحید میں کمی، مثلاً: اخلاص میں کوتاہی یا بدعت کا ارتکاب انسان کو بسا اوقات فرقہ ناجیہ سے خارج کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

معاملات میں کمی سے انسان فرقہ ناجیہ سے خارج نہیں ہوتا، البتہ اس سے انسان کے مقام ومرتبہ میں ضرور کمی ہو جاتی ہے۔ اخلاق کے مسئلے میں کچھ تفصیل سے بیان کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اخلاقیات کے سلسلہ میں سب سے اہم بات اجتماعیت اور اس دین حق کو قائم کرنا ہے جس کے قائم کرنے کی اللہ

شَرَعَ لَکُم مِنَ الدّینِ ما وَصّیٰ بِہِ نوحًا وَالَّذی أَوحَینا إِلَیکَ وَما وَصَّینا بِہِ إِبرٰہیمَ وَموسیٰ وَعیسیٰ أَن أَقیمُوا الدّینَ وَلا تَتَفَرَّقوا فیہِ...١٣... سورة الشوریٰ

ین کا وہی راستہ مقرر کیا جس کے اختیار کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے دین میں پھوٹ ڈالی اور وہ فرقے فرقے ہو گئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بری الذمہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذینَ فَرَّقوا دینَہُم وَکانوا شِیَعًا لَستَ مِنہُم فی شَیءٍ...١٥٩... سورة الأنعام

پنے دین میں (بہت سے) رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں۔''

فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا نمایاں وصف ہے۔ اگر ان میں اجتہادی امور کی بنیاد پر میں باہم اختلاف واقع ہو جائے تو یہ لوگ اجتہادی کی بنیاد پر اختلاف کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے کینہ حسد، عداوت یا بغض نہیں رکھتے بلکہ اجتہادی اختلاف کے باوجود وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں حتیٰ کہ وہ ا

((لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلاَّ فِی بَنِی قُرَیْظَۃَ)) (صحیح البخاری، کتاب الخوف، باب صلاۃ الطالب والمطلوب...ح: ۹۴۶ و صحیح مسلم، الجہاد والسیر، باب المبادرۃ بالغزو...ح: ۱۷۷۰ بلفظ: لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّہْرَ)

ر بنی قریظہ (کے محلے) میں پہنچ کر ہی ادا کرے۔''

رہ سے نکل کر بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی راستے ہی میں تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، کچھ لوگوں نے نماز عصر کو مؤخر کر دیا اور انہوں نے اسے بنو قریظہ ہی میں وقت ختم ہو جانے کے بعد ادا کیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ہر شخص نماز عصر بنو قریظہ ہی میں ادا کرے۔'' اور کچھ لوگ

منت والجماعت کے لیے واجب ہے کہ وہ متحد ہو جائیں، خواہ فہم نصوص کے اختلاف کی وجہ سے ان میں اختلاف ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس معاملہ میں بحمد اللہ کافی گنجائش ہے اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دلوں میں الفت ومحبت موجزن ہو اور آپس میں اتحاد واتفاق کا معاملہ روا رکھا جائے۔ اس بات میں قطعاً کوئی شک وش

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 35

محدث فتویٰ